مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ انصار کے ایثار کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے مکانات، باغات اور کھیت آدھے آدھے بانٹ کر برضا و رغبت اپنے دینی بھائیوں کو دے رہے تھے۔ دوسری طرف مہاجرین کی خودداری کا یہ عالم تھا کہ وہ کہتے تھے۔ ہمیں بازار کا راستہ دکھا دو۔ ہم تجارت یا مزدوری کر کے پیٹ پالیں گے۔ یہ مواخات ارشادِ ربانی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (سورۃ الحجرات:10) (مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں) کی بے مثال عملی تفسیر تھی۔

مُساوات

حضرت محمد ﷺ نے ہمیں اپنے قول و عمل سے مساوات کا جو درس دیا ہے وہ تاریخ انسانی میں اپنی مثال آپ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک امیر و غریب، شاہ و گدا، آقا و غلام سب برابر تھے۔ آپ ﷺ نے خاندانی اور قبائلی فخر کو مٹایا۔ ذات پات اور رنگ و نسل کے تمام امتیازات کو ختم کر دیا۔ آپ ﷺ کے نزدیک سلمان فارسی، بلال حبشی اور صہیب رومی رضی اللہ عنہم کی قدر و منزلت قریش کے معززین سے کم نہ تھی۔

مسجد مسلمانوں کے لیے مساوات کی ایک عملی تربیت گاہ ہے اور نماز مساوات کا بہترین مظہر ہے۔ خواہ امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا، سب ایک ہی مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔ اسلام میں بزرگی کا انحصار ذات پات اور قبیلہ و خاندان کی بجائے نیکی اور تقویٰ پر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس حقیقت کو خطبۂ حجۃ الوداع میں یوں بیان فرمایا ہے:

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَّاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَّلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَّلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَّلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی

ترجمہ: اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا باپ (آدم) ایک ہی ہے۔
پس کوئی فضیلت نہیں عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، سرخ کو کالے پر، کالے کو سرخ پر، سوائے تقویٰ کے۔

مساوات کا عملی مظاہرہ اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ اس طرح آپ ﷺ نے اپنے بیٹھنے کے لیے کوئی نمایاں جگہ مخصوص نہ کی بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بے تکلفی سے بیٹھ جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا لباس عام مسلمانوں کے لباس جیسا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کا مکان نہایت سادہ اور چھوٹا سا تھا اور آپ ﷺ کی غذا بھی بہت سادہ ہوتی تھی۔

مسجد قُبا اور مسجد نبوی کی تعمیر کرتے وقت حضرت محمد ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اس طرح غزوۂ احزاب کے موقع پر بھی آپ ﷺ عام مسلمانوں کے ساتھ خندق کھودنے میں شریک رہے۔

صبر و استقلال

صبر کے لغوی معنی روکنے اور برداشت کرنے کے ہیں۔ یعنی اپنے نفس کو خوف اور گھبراہٹ سے روکنا اور مصائب و شدائد کو برداشت کرنا۔ استقلال کے لغوی معنی استحکام اور مضبوطی کے ہیں۔ الغرض صبر و استقلال دل کی مضبوطی، اخلاقی بلندی اور ثابت قدمی کا نام ہے۔